احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

CPL 61

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

ہفتہ 2 دسمبر 2000ء 5 رمضان المبارک 1421 ہجری - 2 فتح 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 276

روزے ڈھال ہیں

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ- روزے ڈھال ہیں

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم)

☆☆☆☆☆☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

چند فقہی مسائل

1- ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا کہ روزہ دار کو آئینہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں- فرمایا:-

جائز ہے

2- اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ حالت روزہ میں سر کو یا داڑھی کو تیل لگانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا:-

جائز ہے-

3- اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کی آنکھ بیمار ہو تو اس میں دوائی ڈالنی جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا:-

یہ سوال ہی غلط ہے- بیمار کے واسطے روزہ رکھنے کا حکم نہیں

4- اسی شخص کا یہ سوال پیش ہوا کہ جو شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو- اس کے عوض مسکین کو کھانا کھلانا چاہئے- اس کھانے کی رقم قادیان کے یتیم فنڈ میں بھیجنا جائز ہے یا نہیں؟

ایک ہی بات ہے خواہ اپنے شہر میں کسی مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ میں بھیج دے-

5- سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کو خوشبو لگانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا:-

جائز ہے-

6- سوال پیش ہوا کہ روزہ دار آنکھوں میں سرمہ ڈالے یا نہ ڈالے؟ فرمایا:-

مکروہ ہے اور ایسی ضرورت ہی کیا ہے کہ دن کے وقت سرمہ لگائے- رات کو سرمہ لگا سکتا ہے-

7- ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا کہ جو شخص بسبب ملازمت کے ہمیشہ دورہ میں رہتا ہو اس کو نمازوں میں قصر کرنی جائز ہے یا نہیں؟

فرمایا:-

جو شخص رات دن دورہ پر رہتا ہے اور اسی بات کا ملازم ہے وہ حالت دورہ میں مسافر نہیں کہلا سکتا- اس کو پوری نماز پڑھنی چاہئے-

ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا کہ نماز فجر کی اذان کے بعد دوگانہ فرض سے پہلے اگر کوئی شخص نوافل ادا کرے تو جائز ہے یا نہیں؟

فرمایا:-

نماز فجر کی اذان کے بعد سورج نکلنے تک دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض کے سوا اور کوئی نماز نہیں ہے-

(ملفوظات جلد پنجم ص 135-136)

رمضان میں اپنی راتوں کو اسیران راہ مولا کے لئے وقف کریں کہ خدا کی تقدیر حرکت میں آجائے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

نادار اور مستحق افراد کے لئے عطیات کی تحریک

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج کی سہولت میسر رکھتا ہے- ہزاروں افراد اس سہولت سے ہر سال استفادہ کرتے ہیں ملک میں مہنگائی کے تناظر میں اب علاج معالجہ کے اخراجات برداشت کرنا بہتوں کے بس سے باہر ہوتا جا رہا ہے- اس کے مقابل پر ادویہ کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے- اس وجہ سے یہ سہولت میسر رکھنے میں مشکل درپیش ہے-

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے- کہ وہ نادار مریضان کی مد میں اپنے عطایا پیش کر کے ثواب دارین حاصل کریں- اور دکھی لوگوں کی جسمانی راحت کے سامان بہم کر کے عنداللہ ماجور ہوں- امید ہے احباب اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے- جزاکم اللہ احسن الجزا-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال-ربوہ)

خدا سب کچھ دے گا

○ محترم بشیر احمد طاہر صاحب آف سوئٹزرلینڈ اپنے والد صاحب مرحوم "محمد مغل عرف مغلا" کے کھاتہ تحریک جدید کو زندہ کرنے اور ان کی طرف سے چندہ کی ادائیگی کے بعد تحریر فرماتے ہیں:-

"پارٹیشن کے بعد جبکہ غربت اور بے بسی کا دور تھا میرے بڑے بھائی جان نے مکرم والد صاحب کو مخاطب کر کے عرض کیا-

"تحریک جدید کا چندہ کچھ عرصہ کے لئے نہ دیں- ہماری کاپی پنسل اور جوتی کپڑے کے لئے تو پیسے ہوتے نہیں-"

اس پر مکرم والد صاحب نے فرمایا-

"اللہ تعالیٰ کیا کہے گا- واہ مغلا! ساری عمر چندہ دیا- جب میرے پاس آنے لگے تو چندہ روک دیا- یہ نہیں ہو گا- خدا تمہیں سب کچھ دے گا- گاڑیاں بھی ملیں گی- لیکن میں نہیں ہوں گا-"

اللہ تعالیٰ اس مخلص خاندان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے حسنات دارین سے نوازے- آمین- (وکیل المال اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 136

حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد مبارک ہے کہ حضرت حکیم مولوی نورالدین بھیروی نے میرا کلام سننے کے لئے اپنے وطن سے جدائی اختیار کر لی ہے اور میرے مقام کی محبت کی خاطر اپنے مولد کی یاد تک چھوڑ دی ہے اور میرے ہر ایک امر میں اسی طرح پیروی کرتے ہیں جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے

(ترجمہ آئینہ کمالات عربی صفحہ 586)

اسی بے مثال روحانی شخصیت کی بابرکت زبان سے حضرت اقدس مسیح موعود کی بعض ایمان افروز روایات ذیل میں سپرد قرطاس کی جاتی ہیں:-

مومن کی شان علم و معرفت

ایک اخشی اللہ عالم میں نے دیکھا ہے۔ ایک مخالف (دین حق) کے بعض اعتراضوں کے بارے میں میں نے عرض کیا کہ ان کے جواب کے متعلق موجودہ صورت میں مجھے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یا تو ان اعتراضوں کا ذکر ہی نہ کروں اور اگر کروں تو الزامی جواب دیدوں۔ یہ سن کر آپ کو جوش آگیا۔ فرمایا جس بات پر تمہیں خود اطمینان نہیں اسے دوسروں کو منواتے ہو؟ مومن ایسا ہرگز نہیں کرتا۔ یہ کلمات طیبات سنکر مجھے یقین ہو گیا کہ یہ بزرگ بڑی خشیت الٰہی رکھنے والا ہے اور کوئی بات نہیں کہتا جس کا خود اسے یقین نہیں۔ اس بزرگ کا نام مرزا تھا۔

(الحکم 20 اکتوبر 1912ء)

قوت قدسیہ اور فیض صحبت

دوسرا فائدہ میں نے آپ کی صحبت میں یہ اٹھایا کہ دنیا کی محبت مجھ پر بالکل سرد پڑ گئی۔ کوئی ہو مخالف ہو یا موافق میرے تمام کاروبار اور تعلقات کو دیکھے کیا مجھ میں ذرہ بھر بھی حب دنیا باقی ہے۔ یہ مرزا کی قوت قدسیہ اور فیض صحبت سے حاصل ہوا۔ یہ تو مشہور ہے کہ حب الدنیا راس کل خطیۃ پس میں نے مرزا کی صحبت سے وہ فائدہ حاصل کیا۔ جو تمام تعلیمات الٰہیہ کا منشاء ہے اور ذریعہ نجات اور اسی دنیا میں بہشتی زندگی۔

(الحکم 20 اکتوبر 1912ء)

خدا تعالیٰ کی ستاری

ایک شخص سے کسی نے کہہ دیا تم جھوٹ بولتے ہو اس پر وہ بہت ہی طیش میں آگیا۔ اور سخت سست کہنے لگا۔ اس کی آواز حضور معلّی کے گوش مبارک تک پہنچ گئی۔ فرمانے لگے کیا اس شخص نے اپنی عمر بھر میں کبھی جھوٹ نہیں بولا جو یہ اس قدر غیظ و غضب میں آرہا ہے۔ اتنی مدت خدا تعالیٰ نے ستاری سے کام لیا۔ اگر ایک بار کسی کی زبان سے جھوٹا کہلوا دیا تو اسے اپنی اصلاح کر لینی چاہئے تھی۔ اور خدا کے حضور شرمسار ہونا تھا نہ یہ کہ شور ڈال دیا۔

(الحکم 20 اکتوبر 1912ء)

مامور ربانی کی فراست

ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ موجودہ مادی ترقی اور کالجوں کی تعلیم اور اس کا اثر دیکھ دیکھ کر خیال آتا ہے کہ دین کی طرف توجہ کب ہو گی۔ فرمایا وہ زمانہ نزدیک ہے پہلی رات کا چاند سب کو نظر نہیں آیا کرتا۔

نبی کو جو فراست دیجاتی ہے وہ دوسروں کو نہیں دی جاتی حضور نے جب میری بیعت لی تو میرا ہاتھ پہنچے سے پکڑا۔ حالانکہ دوسروں کے ہاتھ اس طرح پکڑتے جیسے مصافحہ کیا جاتا ہے۔ پھر مجھ سے دیر تک بیعت لیتے رہے۔ اور تمام شرائط بیعت کو پڑھوا کر اقرار لیا۔ اس خصوصیت کا علم مجھے اس وقت نہیں ہوا مگر اب یہ بات کھل گئی۔

(الحکم 20/اکتوبر 1912ء)

ایک عبرت آموز واقعہ

مومن کو چاہئے کہ عبرت پکڑے اور ہر ایک واقعہ سے جو دیکھے کوئی نہ کوئی نصیحت حاصل کرے۔ ایک دفعہ حضرت اقدس کے مکان کے نزدیک رنڈی کا ناچ ہو رہا تھا۔ آپ نے آدمی بھیج کر دریافت کیا کہ یہ کیا لیتی ہے۔ معلوم ہوا پانچ روپے۔ فرمایا میں (مسیح موعودؑ) نے وہ رات سجدہ ہی میں گزار دی۔ جوں جوں اس کی آواز پہنچتی میں ندامت سے دبا جاتا۔ کہ اللہ اللہ ایک پانچ روپے سے حقیر رقم لیکر یہ خدمت کو ساری رات کھڑی ہے۔ اور ہم جو اپنے مولیٰ کے ہزار ہا نعمتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور ہر وقت اس کے احسان اور انعامات کی بارش ہوتی رہتی ہے ایسے غافل ہوں۔

(الحکم 20 اکتوبر 1912ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 4/دسمبر 2000ء

12-35 a.m. لقاء مع العرب۔
1-35 a.m. ایم ٹی اے یو ایس اے
2-15 a.m. درس القرآن
3-30 a.m. رمضان پروگرام۔
3-45 a.m. ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات۔
5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
6-10 a.m. درس القرآن
7-50 a.m. لقاء مع العرب
8-50 a.m. ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات۔
9-50 a.m. تلاوت۔ نظم
10-15 a.m. رمضان پروگرام۔
10-25 a.m. سیرت النبیؐ پروگرام۔
11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں
11-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-55 a.m. مجلس سوال و جواب۔
1-55 p.m. اردو کلاس نمبر 517
3-10 p.m.s انڈونیشین سروس
4-15 p.m. درس القرآن
6-05 p.m. تلاوت۔ خبریں
6-50 p.m. بنگالی سروس۔
7-50 p.m. فرانسیسی پروگرام۔
8-50 p.m. تلاوت۔
8-55 a.m. درس الحدیث (بیلجیئم سے)
9-10 p.m. رمضان پروگرام۔
9-20 p.m. چلڈرنز کلاس۔
9-55 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔

منگل 5/دسمبر 2000ء

12-35 a.m. لقاء مع العرب۔
1-40 a.m. تلاوت۔ درود شریف۔
1-55 a.m. درس القرآن
3-05 a.m. فرانسیسی پروگرام۔
4-05 a.m. رمضان پروگرام۔
4-15 a.m. سیرت النبیؐ پروگرام۔
5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
6-15 a.m. درس القرآن
7-25 a.m. لقاء مع العرب
8-25 a.m. ایم ٹی اے سپورٹس۔ (بیڈمنٹن سیمی فائنل)
8-50 a.m. نارویجین سیکھئے۔
9-20 a.m. محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی تقریر۔
9-50 a.m. رمضان پروگرام۔
10-15 a.m. سیرت النبیؐ پروگرام۔
11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
11-40 a.m. چلڈرنز کلاس۔
12-10 p.m. پشتو پروگرام نمبر 1۔
12-35 p.m. پشتو پروگرام نمبر 2
12-50 p.m. یونیق آرٹ میلہ
2-00 p.m. اردو کلاس نمبر 518
3-15 p.m. انڈونیشین سروس
4-15 p.m. درس القرآن
5-30 p.m. رمضان پروگرام۔
6-00 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
6-50 p.m. بنگالی سروس
7-50 p.m. بنگالی ملاقات
8-50 p.m. تلاوت
9-00 p.m. درس الحدیث۔ (بیلجیئم سے)
9-20 p.m. سیرت النبیؐ پروگرام۔
9-55 p.m. جرمن سروس
11-05 p.m. تلاوت۔

بدھ 6/دسمبر 2000ء

12-20 a.m. لقاء مع العرب
1-20 a.m. نارویجین پروگرام
1-50 a.m. درس القرآن
3-10 a.m. رمضان پروگرام۔
3-30 a.m. بنگالی ملاقات۔
4-30 a.m. رمضان پروگرام۔
5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-30 a.m. چلڈرنز کارنر۔
6-05 a.m. درس القرآن
7-25 a.m. لقاء مع العرب
8-25 a.m. بنگالی ملاقات۔
9-40 a.m. تلاوت۔
9-50 a.m. رمضان پروگرام۔
10-00 a.m. سیرت النبیؐ پروگرام۔
11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
11-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
12-10 p.m. سواحیلی پروگرام۔
1-30 p.m. ہماری کائنات
1-55 p.m. اردو کلاس نمبر 519
3-10 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-15 p.m. درس القرآن۔
5-30 p.m. درس الحدیث۔
6-00 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
6-35 p.m. بنگالی پروگرام۔
7-35 p.m. اطفال سے ملاقات۔
8-40 p.m. تلاوت۔
8-55 p.m. چلڈرنز کارنر۔
9-10 p.m. سیرت النبیؐ پروگرام۔
10-00 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔
11-15 p.m. اردو کلاس نمبر 520

ایم ٹی اے کے پروگرام سے بھرپور فائدہ اٹھایئے

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ امتہ اللطیف خورشید صاحبہ

قسط اول

لجنہ کی روح رواں تھیں سیدہ ام متین

حضرت سیدہ چھوٹی آپا کے شمائل حسنہ

اس عاجزہ کو محض خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے 50 سال تک لجنہ کے کام کرنے کا موقعہ ملا جن میں سے 44 سال تک ام متین حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کے زیر سایہ اور آپ کی راہنمائی میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے مختلف عہدوں پر رہ کر خدمت کی توفیق ملی اور اس طرح آپ کے خصائل حسنہ اور اوصاف جمیلہ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا میرا مجموعی تاثر جو دل و دماغ پر گہرے نقوش چھوڑ گیا ہے یہ ہے کہ:

آپ فرشتہ خصلت، دعاگو اور سراپا شفقت و محبت تھیں مگر ساتھ ساتھ خداداد رعب اور وقار بھی تھا۔ نہایت جوہر شناس تھیں کام کرنے والوں سے کام کرانے کا خاص ملکہ رکھتی تھیں۔ جس کی وجہ سے آپ کے ساتھ کام کرکے کوئی تھکن اور بوجھ محسوس نہ ہوتا تھا بلکہ آپ کے ساتھ کام کرکے خاص خوشی محسوس ہوتی تھی یہی وجہ ہے کہ جن کو بھی آپ کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا آج وہ جہاں بھی ہیں اپنے اپنے رنگ میں خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔ آپ بہت معمور الاوقات تھیں اور انتہائی محنت کرنے کی عادی تھیں۔ عفو اور درگزر سے کام لینا بھی آپ کی ایک خاص صفت تھی۔ بلا امتیاز سب کی خوشیوں اور غموں میں شریک ہوتی تھیں۔ دوسرے کی رائے کو بھی توجہ سے سنتی تھیں۔ پردے کی پابندی کرتیں اور کراتی تھیں۔ خلفاء کا خاص احترام کرتیں اور ان کی تحریکات کو کامیاب کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتی تھیں۔ لین دین بہت صاف ستھرا تھا۔ دوسروں کی دلداری کرنے کا ایک خاص انداز تھا۔ غرض آپ بہت سے غیر معمولی اوصاف کی مالک تھیں اور آپ کی یہی وہ خوبیاں تھیں جو آپ کے ساتھ کام کرنے والوں کے دل موہ لیا کرتی تھیں۔

اپنے عظیم شوہر حضرت مصلح موعود کی طرح اور ان کی خواہش کے عین مطابق آپ میں بھی تمام قائدانہ صلاحیتیں موجود تھیں جن سے کام لے کر آپ عمر بھر احمدی خواتین کی جو دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہیں راہنمائی کرتی رہیں آپ نے 55 سال کے طویل عرصہ تک پہلے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی جنرل سیکرٹری کے طور پر اور پھر صدر لجنہ مرکزیہ کی حیثیت سے نہایت محنت اور جاں فشانی سے لجنہ کے پودے کی ایسی آبیاری فرمائی کہ اب اس کی شاخیں دنیا بھر میں پھیل چکی ہیں اور نہایت مضبوط جڑوں کے ساتھ استوار ہو چکی ہیں۔

اب میں حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ کے ان اوصاف کے بارہ میں کچھ تفصیل عرض کرتی ہوں۔

خاندانی حالات

آپ سیدنا حضرت مسیح موعود کی زوجہ محترمہ حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے بھائی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب آپ کے چچا تھے۔ یہ دونوں گھرانے ایسے تھے جن میں دینی احکام کی پابندی کا خاص خیال رکھا جاتا تھا۔ ان دونوں گھرانوں میں ایسا میل جول تھا کہ ایک ہی گھر معلوم ہوتا تھا اس ماحول میں جو بچے پلے اور پھلے پھولے ان میں ایک ہی لگن اور تڑپ تھی یعنی دین کا کام اور جماعت کی خدمت۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے جب محلہ دارالفتوح، قادیان میں مکان بنایا اور وہاں رہائش اختیار کی تو عاجزہ اس محلہ میں لجنہ کی سیکرٹری تھی۔ حضرت میر صاحب کی بیٹی محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ، اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بھارت و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان میری کلاس فیلو تھیں۔ اس لئے آپ کے گھر جانے کا اتفاق ہوتا تھا میں نے دیکھا کہ آپ کے گھر کا رہن سہن سادہ تھا۔ لباس میں سادگی تھی پردے کا بہت زیادہ خیال رکھا جاتا تھا۔ حضرت چھوٹی آپا جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی حرم بن کر آئیں تو وہاں ماشاء اللہ بہت بڑی فیملی تھی آپ نے اپنے اخلاق سے سب کا دل موہ لیا۔ بڑوں کی عزت کی بچوں سے پیار کیا۔ بڑے اور چھوٹے سب آپ سے خوش تھے۔ آپ کی نندیں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت سیدہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ آپ سے بہت محبت اور پیار کرتیں۔ قادیان میں حضرت اماں جان نصرت جہان بیگم صاحبہ کے ساتھ آپ کی رہائش تھی۔ آپ کے گھر بہت رشتہ دار آتے جاتے رہتے جن کا کھلے دل سے استقبال اور مہمان نوازی کرتیں۔ عمدہ کھانے پکواتیں، عزیزوں کے گھروں میں بھجواتیں۔ ربوہ کے ابتدائی دنوں میں حالات کی مجبوری کی وجہ سے لوگ قربانی نہیں کرسکتے تھے۔ آپ عید کی نماز کے بعد بہت جلد قربانی کروا کے گوشت تقسیم کرواتیں تاکہ لوگ جلد از جلد عید کا کھانا پکا سکیں۔ آپ کو فکر ہوتا کہ بازار سے بھی گوشت دستیاب نہیں ہوگا۔ اس لئے تقسیم کروانے میں جلدی کرتیں۔ بعض خاص کھانے پکوا کر عزیز و اقارب کے گھروں میں بھجواتیں۔ موسم کے مطابق مہمان نوازی کرتیں۔ آپ کی دو والدہ تھیں۔ محترمہ شوکت سلطان صاحبہ حضرت میر صاحب کی بڑی بیگم تھیں۔ ان سے کوئی اولاد نہیں تھی۔ آپ کی حقیقی والدہ کا نام امتہ اللطیف صاحبہ تھا جو حضرت مرزا محمد شفیع صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی دختر تھیں انہی سے حضرت ڈاکٹر صاحب کی ساری اولاد ہوئی۔ دونوں بیویوں میں سگی بہنوں کا سا تعلق تھا۔ گھر کا ہر کام باہمی مشورہ سے کرتیں۔ اولاد کی نگرانی اور تعلیم و تربیت بھی دونوں مل کر کرتیں بلکہ بڑی بیگم سے اولاد کو ... محبت اور پیار ملتا تھا۔ سب انہیں اچھی اماں کہتے تھے۔ یہی نام بعد میں سارے خاندان میں مشہور ہوگیا تھا۔ ساری اولاد بھی ان کا بہت خیال رکھتی تھی آخری علالت میں حضرت چھوٹی آپا صاحبہ انہیں اپنے گھر ہی لے آئیں تھیں۔ جہاں آپ کو ان کی خدمت اور تیمارداری کی بہت توفیق ملی۔ آپ کی والدہ محترمہ امتہ اللطیف صاحبہ نے اپنے خاوند کی وفات کے بعد عزت نفس کا بہت خیال رکھا اور وقار کے ساتھ اپنی زندگی گزاری۔ ان کی زندگی حضرت میر صاحب کے ان اشعار کے عین مطابق تھی جو انہوں نے بطور وصیت لکھے تھے۔

وقار اپنا بنا رکھنا نہ ضائع جائے خودداری
کوئی کہنے نہ یہ پائے کہ ہے آفت میں بے چاری
خدا محفوظ ہی رکھے خوشامد سے لجاجت سے
مطاعن سے مصائب سے نہ آئے پیش دشواری

حضرت میر صاحب نے فرمایا تھا کہ میری بچیوں کی شادیاں خلیفہ وقت کے اذن سے کرنا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ والدہ کی وفات کے بعد بحیثیت بڑی بہن، بہن بھائیوں کا ہر طرح خیال رکھنے کا حق ادا کیا آپ کے بہن بھائیوں نے بھی آپ کو بہت عزت اور احترام کا مقام دیا۔

حضور کی دوسری بیویوں سے بہنوں کی طرح سلوک تھا اور ان کے بچوں سے بھی بہت پیار کیا۔ آپ کی ایک ہی بیٹی سیدہ امتہ المتین صاحبہ ہیں جو محترم میر محمود احمد صاحب ناصر، پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کی اہلیہ ہیں۔ حضور کی ساری اولاد آپ کو اپنی مشفق اور مہربان ماں سمجھتی تھی۔ سب بچوں نے آپ سے پیار لیا۔ اپنے مسائل بتائے آپ سے سفارشیں کروا کر اپنی ماؤں اور اپنے باپ (حضور) سے بھی منواتے۔ جب بچے شادی شدہ ہوگئے تو اگلی پود بھی اپنے مسائل حل کروانے کے لئے مشورہ اور دعا کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھی۔ آپ بھی اپنے نواسے نواسیوں پوتے پوتیوں سے بہت پیار کرتیں ہر کوئی آپ سے خوش ہوتا۔ سب کو تحائف دیتیں۔ بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھتیں نماز کی پابندی، قرآن مجید کی تعلیم اور بڑوں کا ادب کرنا سکھاتیں۔ گھر کے چھوٹے موٹے کام بھی بچوں سے کرواتیں آپ کی اس خاص تربیت سے صرف آپ کے بچوں نے ہی فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ جماعت کے مرد، عورتیں اور بچے بھی اپنی ضرورت کے مطابق ان کے فیض سے حصہ پاتے اور خدا کا شکر ادا کرتے۔ بہت سی لڑکیوں نے آپ کے گھر رہ کر اعلیٰ تعلیم حاصل کی آپ ان کو اپنے بچوں کی طرح سمجھتی تھیں

بچوں کی تربیت

آپ بچوں کی تربیت کس طرح کیا کرتی تھیں؟ اس سلسلے میں مجھے ایک واقعہ یاد آیا ہے۔ ایک دفعہ آپ کے نواسے عزیز فرخ نے جو اس وقت چار سال کے تھے، شرارت کرتے ہوئے ایک بچے کو چٹکی کاٹی۔ آپ نے فوراً فرخ کو دو تین بار چٹکی کاٹی اور پھر اسے فرمایا جس طرح تمہیں چٹکی کی درد ہوئی ہے اسی طرح اس بچے کو بھی درد ہوئی ہے جسے تم نے چٹکی کاٹی۔ آئندہ کبھی ایسی غلط حرکت نہ کرنا۔

میں سوچتی ہوں اگر کوئی اور ماں ہوتی تو اس معمولی سی شرارت کو کوئی اہمیت نہ دیتی مگر آپ نے نہ صرف عزیز فرخ کو بلکہ ہم دیکھنے والوں کو بھی ایک سبق دے دیا کہ کس طرح بچوں کی تربیت کرنی چاہئے۔

حضرت مصلح موعود کی ایک دلی خواہش

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دلی خواہش اور تڑپ تھی کہ حضور کے حرم میں ایک وجود ایسا ہو جو اعلیٰ دینی اور دنیوی تعلیم سے مزین ہونے کے بعد حضور کی زیر ہدایت احمدی خواتین کی قیادت کے فرائض سرانجام دے سکے۔ چنانچہ جب حضرت سیدہ امتہ الحی کی وفات ہوئی تو حضور نے فرمایا:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں نے جو ان سے شادی کی تو اس وقت میری نیت بطور احسان کے یہ تھی کہ ان کے ذریعہ بہ آسانی عورتوں میں تعلیم دے سکوں گا۔"

(تاریخ لجنہ جلد اول۔ زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ 1970ء صفحہ 143)

حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کے نکاح کے موقعہ پر بھی حضور نے فرمایا:

"میری توجہ اس طرف مائل ہوئی کہ عورتوں میں اعلیٰ تعلیم کو رواج دینے اور ان میں سلسلہ کی روح پیدا کرنے کے لئے کسی ایسی لڑکی سے شادی کروں جو تعلیم یافتہ ہو اور جسے میں صرف تربیت دے کر تعلیمی کام کرنے کے قابل بنا سکوں۔"

(تاریخ لجنہ جلد اول۔ ایضاً۔ صفحہ 165)

حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ نے حضور کی خواہش کے مطابق لجنہ کے لئے بہت قربانی دی انتھک محنت کی۔ بہت کام کیا اور کروایا۔ مگر افسوس ہے کہ ان کو بہت مختصر زندگی ملی۔ ان کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کو حضور کی اس دیرینہ خواہش کو پورا کرنے کی توفیق دی۔ شادی کے بعد اپنی تمام مصروفیات کے باوجود ایف۔اے۔بی۔اے اور پھر ایم۔اے تک اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور پھر اپنے آپ کو سلسلہ کی خدمت اور احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت اور ان کی علمی اور تعلیمی ترقی کے لئے ہمیشہ وقف رکھا۔

آپ کی دینی مصروفیات

آپ جماعت کی خواتین کے مسائل حضور کی خدمت میں پیش کر کے حضور سے مناسب ہدایات لیتیں۔ دفتری ڈاک اور حضور کی تقاریر کے نوٹس بھی لیتیں۔ چونکہ دن میں بہت مصروف ہوتی تھیں اس لئے حضور رات کو قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر لکھواتے تھے اور اکثر اسی مصروفیت میں صبح ہو جاتی تھی۔ آپ کی لکھائی اور قلم دونوں خوبصورت ہوتے تھے زیادہ سے زیادہ لکھنے کے باوجود آپ کی لکھائی میں یکسانیت اور خوبصورتی قائم رہتی اور کبھی کوئی ایسا لفظ نہ ہوتا جو پڑھا نہ جا سکے لمبی سے لمبی تقریریں جو خود آپ اپنے لئے لکھتی تھیں وہ اکثر 20 سے 25 صفحات پر مشتمل ہوتیں۔ ان میں کبھی کانٹ چھانٹ یا دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ جب حضور کی علالت لمبی ہو گئی اور طبیعت کمزور ہو گئی تو پھر حضرت چھوٹی آپا جان کی ذمہ داریوں میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ لجنہ اماء اللہ کے کاموں کے ساتھ حضور کے ساتھ حضور کے دفتری کاموں میں حضور کی مدد کرتیں۔ ڈاکٹروں کی ہدایات کے مطابق حضور کی تیمارداری کرتیں۔ کثرت سے عیادت کے لئے آنے والے افراد جماعت اور رشتہ داروں کی تعداد بڑھ گئی تھی۔ ان سے ملاقاتیں کرواتیں اور مہمان نوازی بھی کرتیں بیرون از ربوہ دورہ جات اور لجنہ کے ضروری جلسوں پر بھی جاتیں۔ آپ حضرت سیدہ مہر آپا مرحومہ کے تعاون سے یہ سب ذمہ داریاں ادا کرتیں۔

خلفاء کا احترام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہی لجنہ کی تنظیم کے بانی تھے۔ اس تنظیم کے جو تقاضے اصولی طور پر ہوتے ان کے مطابق آپ حضور سے لائحہ عمل اور ضروری کاموں کی منظوری کے لئے باقاعدگی سے تحریری اجازت لیتی تھیں۔ باوجود اس کے کہ آپ کو حضور کی قربت حاصل تھی۔ لیکن کام کے اصول کو ہمیشہ مدنظر رکھتی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات کے بعد آپ کے دو بیٹے یکے بعد دیگرے خلیفہ ہوئے آپ نے ان دونوں کا بے حد احترام کیا۔ لجنہ کے اور دیگر سب دینی اور دنیاوی کاموں میں ان کا مشورہ اور اجازت حاصل کرتی تھیں۔

میری ایک پرانی یاد

میری عمر آٹھ سال کی تھی جب کہ میں نے نئے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور بہت خوش تھی کہ آج میں کسی خاص شادی میں جا رہی ہوں یہ آپ کی شادی کی مبارک تقریب تھی۔ وہ گھر بھی آج تک یاد ہے جہاں سے آپ رخصت ہوئی تھیں۔

پھر 1942ء میں لجنہ کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس حضرت سیدہ ام طاہر کے گھر ہونے والا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت سیدہ ام طاہر نے مجھے فرمایا کہ "جاؤ لطیف مریم صدیقہ کو بلا لاؤ۔"

سب کے گھر ساتھ ساتھ ہی تھے۔ میں آپ کو بلا لائی۔ حضرت چھوٹی آپا جان نے ایک رپورٹ پڑھی جو بہت آہستہ آواز میں تھی یہ آپ کا رپورٹ پڑھنے کا پہلا موقع تھا۔ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ اپنی عادت کے مطابق کہہ رہی تھیں یہ آواز بہت اونچی ہو جائے گی۔ چنانچہ واقعی وہ آواز نہ صرف اونچی ہوئی بلکہ ہر جلسہ اور اجتماع میں چھا جاتی تھی۔ آپ نے ابھی کام شروع ہی کیا تھا کہ لجنہ کی اس وقت کی روح رواں حضرت سیدہ ام طاہر علیل ہو کر وفات پا گئیں۔ اور سب ذمہ داری آپ پر پڑ گئی۔

لباس اور عادات میں سادگی

خلیفہ وقت کی بیوی ہونے کی وجہ سے آپ کی ذمہ داریاں اور مصروفیات بہت زیادہ تھیں۔ جس کی وجہ سے آپ کو لباس اور کپڑوں کی طرف توجہ دینے کا بہت کم موقعہ ملتا تھا۔ ویسے بھی آپ کی عادت میں بہت سادگی تھی۔ قادیان اور ربوہ کے ابتدائی زمانہ میں شادیوں اور خوشی کی دیگر تقریبات میں برقع پہنے شرکت کی جاتی تھی۔ اس لئے کپڑوں وغیرہ کا اہتمام کرنے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ پھر ہدایت کی گئی کہ اگر پردہ کا اچھا انتظام ہو۔ (کیونکہ شادی کے مواقع پر پردہ کا زیادہ خیال نہیں رکھا جاتا) تو اچھا لباس پہنا جائے اور برقع اتار دیا جائے۔ خاندان حضرت مسیح موعود کی شادیوں میں خاص طور پر بہت اچھے کپڑے اور زیور پہنتی تھیں کئی بار مجھے بتایا کہ یہ زیور اور کپڑے پرانے ہیں اور مجھے خاندان کی فلاں بزرگ نے تحفتاً دیئے تھے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے اپنی بیٹی صاحبزادی امۃ المتین کی شادی پر سرخ رنگ کی ساڑھی پہنی تھی۔ آپ کو اپنی بیٹی سے بہت پیار تھا۔ اور آپ کی بیٹی نے بھی آپ کی آخری علالت میں خدمت اور تیمارداری کا حق ادا کر دیا۔

ایک دفعہ پاکستان کے مختلف مقامات پر لجنہ کے زیر انتظام سیرت النبی ؐ کے جلسے منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔ چنانچہ لاہور۔ فیصل آباد۔ گوجرانوالہ۔ راولپنڈی اور سرگودھا وغیرہ میں جلسے ہوئے ان میں آپ نے بطور مہمان خصوصی خطاب فرمایا ان موقعوں پر آپ نے فیروزی رنگ کے ایک ہی کپڑے پہنے۔

میں نے عرض کیا چھوٹی آپا جان آپ نے یہ کپڑے کہیں سے خاص طور پر منگوائے ہیں کہ سیرت النبی ؐ کے ہر جلسہ میں آپ نے یہی کپڑے پہنے ہیں آپ نے ہنس کر فرمایا مجھے تو یہ خیال ہی نہیں کہ میں نے ہر جگہ ایک ہی کپڑے پہنے ہیں۔

آپ خدا کے فضل سے کھانے پکانے، ٹنگ وغیرہ میں بہت ماہر تھیں۔ لیکن عام طور پر کھانا گھر میں سادہ ہوتا تھا۔ مہمانوں کے لئے ان کی پسند کا خیال فرماتیں۔

ہم تاریخ لجنہ کے کاموں کے سلسلہ میں آپ کے گھر جاتیں تو کئی بار ہمارے لئے ہماری پسند کی چیزیں پکواتیں۔

آپ کی ڈاک

آپ سے تعلق رکھنے والوں اور ملنے ملانے والوں کا حلقہ بہت وسیع تھا جماعتی لحاظ سے اور لجنہ کے متعلق اور اپنے عزیز و اقارب کی طرف سے پاکستان اور بیرونی ممالک سے بکثرت آپ کو خطوط ملتے تھے۔ آپ کی ذاتی ڈاک بہت زیادہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی تھی۔ کہ آپ سب خطوط کے باقاعدگی اور التزام کے ساتھ اپنے ہاتھ سے لکھ کر جواب دیا کرتی تھیں۔ اس لئے لوگ بڑے شوق کے ساتھ آپ کو خط لکھتے اور جواب آنے پر بہت خوش ہوتے تھے۔ اتنے زیادہ خطوط کا اپنے ہاتھ سے جواب دینے کی اس طرح کی کوئی اور مثال بہت کم ملے گی۔ آپ کی ڈاک ہر مسئلہ کے متعلق ہوتی۔ لوگ اپنے لئے اپنے بچوں کے لئے پھر رشتوں کے لئے مشورہ طلب کرتے۔ اور دعا کی درخواست کرتے پھر تعلیمی مشورے اور باہمی اختلافات غرض آپ کی ڈاک ہر طرح کے مسائل پر مشتمل ہوتی۔ آپ بڑے پیار اور محبت سے تمام خطوط کا جواب دیتیں۔ بچوں اور عزیزوں کی خیریت دریافت کرتیں۔ اور انہیں پیار و سلام لکھتیں۔ جماعت کی اور لجنہ کی نئی خبروں کا ذکر کرتیں۔ اور پھر اپنے لئے دعا کا بھی ضرور لکھتیں لجنہ کی ڈاک کے جو جواب لکھواتیں وہ بھی اتنے اچھے ہوتے تھے کہ کبھی کسی لفظ کو بدلنے کی ضرورت پیش نہیں آتی تھی۔

آپ کی انکساری کا ایک خاص واقعہ

میں آپ کی ایک خاص خوبی بیان کرتی ہوں۔ وہ یہ کہ اپنے بلند مقام کے باوجود آپ اتنی انکساری سے کام لیا کرتی تھیں کہ دیکھنے والا حیران رہ جاتا۔ جب دسمبر 1986ء میں میرا کینیڈا آنے کا پروگرام بنا۔ تو اس وقت میرا یہی خیال تھا کہ میں کچھ عرصہ وہاں رہ کر واپس آجاؤں گی۔ اور پھر پہلے کی طرح آپ کے زیر سایہ مجھے کام کرنے کی توفیق مل جائے گی۔ لیکن آپ کو بخوبی اندازہ تھا کہ اتنی دور بچوں کے پاس جا کر جلد واپس آنا مشکل ہو گا۔ آپ نے ازراہ شفقت لجنہ اماء اللہ کی مجلس مشاورت میں بہت پیارے انداز میں عاجزہ کے کام کا ذکر فرمایا اور پھر سفر کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

جب میں آپ کے گھر آخری دفعہ سلام کے لئے حاضر ہوئی اور کچھ دیر بیٹھنے کے بعد واپسی کے لئے کھڑی ہوئی تو آپ بھی کھڑی ہو گئیں اور مجھے گلے لگا لیا اور پھر فرمایا۔

"لطیف! جب لمبے عرصہ تک اکٹھے کام کیا جائے تو بعض اوقات کوئی غلط فہمی یا ناگوار بات بھی ہو جاتی ہے معاف کر دینا۔"

میں یہ سن کر سکتہ میں آگئی۔ اور سخت شرمندہ ہوئی کہ جو بات مجھے کہنی چاہئے تھی وہ آپ نے کہہ دی کجا آپ کی بزرگی اور آپ کا بلند مقام اور کجا یہ حقیر عاجزہ جس سے خدا جانے کتنی غلطیاں سرزد ہوئی ہوں گی۔ آپ کے اس فقرہ میں ہمارے لئے ایک نمونہ اور بہت بڑا سبق ہے کہ ہمیں باہمی کس طرح رہنا چاہئے۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ عفو اور درگزر اور انکساری کا کیا نمونہ دکھانا چاہئے۔ اگر اس نمونہ کو ہم سب اختیار کرلیں تو ہمارے کاموں اور باہمی تعلقات میں بہت برکت اور ترقی ہو سکتی ہے۔

عطیۂ خون دیکر
دکھی انسانیت کی
خدمت کیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید میر قمر سلیمان احمد صاحب

ہمارے ملک کا نظام تعلیم

انگریزوں کے برصغیر پاک و ہند پر حکومت کرنے کا کم از کم ایک فائدہ تو ضرور ہوا ہے کہ جب بھی ہمیں کوئی کمزوری دکھائی دیتی ہے ہم اسے انگریز کی سازش قرار دے کر تمام تر ذمہ داری ان کے کھاتے میں ڈال کر فارغ ہو جاتے ہیں۔ بلکہ خوشی سے بغلیں بجاتے ہیں کہ ہم نے کس طرح یہ سازش پکڑلی۔

ہمارے ملک میں نظام تعلیم میں بھی جو جو خامیاں اور کمزوریاں ہیں وہ ہم بہت دفعہ انگریز کے اسی کھاتے میں جمع کر چکے ہیں اور جب بھی کوئی مضمون تعلیم کے مسائل کے بارہ میں شائع ہوتا ہے وہ اسی بات کا بہت زور سے اعلان کرتا ہے کہ دراصل یہ نظام انگریز نے کلرک اور بابو لوگ تیار کرنے کے لئے بنایا تھا اور ہمیں اس سے جان چھڑانی چاہئے۔ اور تعلیمی سیمینار میں اس قسم کی تقاریر کی جاتی ہیں اور سب لوگ اس انکشاف پر واہ۔ واہ کرتے اور انگریزوں پر تھو۔ تھو کرتے گھروں کو روانہ ہو جاتے ہیں۔

انگریز نے 1857ء تا 1947ء کے نوے سال کے عرصہ میں یہاں حکمرانی کی ہے اور اب گزشتہ ترپن (53) سال سے ہم آزاد ہیں کیا نوے سال کے عرصہ کی حکومت نے اتنی گہری سازش تیار کر لی جو ہم گزشتہ ترپن سال سے ختم ہی نہیں کر سکے اور کلرک تیار کرنے کا یہ نظام بد سے بدتر ہوتا ہی چلا جا رہا ہے۔ اگر یہ صورت ہے اور یہی صورت ہے تو کیا ہمیں اپنا حقیقت پسندانہ جائزہ نہیں لینا چاہئے کہ کہیں قصور انگریز کی بجائے ہمارا ہی نہ ہو۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں انگریز سے قبل برصغیر میں عام آدمی کے لئے تعلیمی مواقع میسر ہونے کا جائزہ لینا چاہئے۔ برصغیر میں مغلیہ دور میں کتنے سکول تھے جو دیہاتوں میں قائم تھے اور نظام تعلیم کا کیا طریق تھا؟ اگر اس بات پر غور کریں تو اندازہ ہوتا ہے کہ شہروں میں مدارس کی کچھ تعداد موجود تھی مگر شہروں سے باہر مدارس تھے ہی نہیں۔ عام دیہاتی بیچارہ جاگیرداروں کے زیر اثر صرف مزدوری اور کھیتی باڑی کا کام ہی کر سکتا تھا۔ شہروں میں موجود مدارس بھی خال خال ہی تھے اور ان میں بہت کم کو حکومتی سرپرستی حاصل تھی۔ اسی وجہ سے انگریز سے قبل ہمارے یہاں خواندگی کی بجائے ناخواندگی کا معیار بہت بلند تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے یہاں پڑھے لکھے افراد کم نظر آتے تھے۔ اگر کوئی ایسا تعلیمی نظام موجود ہوتا جس سے عام آدمی فائدہ اٹھا سکتا تو یہ تو ہو سکتا تھا کہ ہمیں انگریزی کی جگہ اردو اور فارسی جاننے والے افراد زیادہ نظر آتے مگر یہ ممکن نہیں۔ اس لئے دراصل انگریزوں سے قبل ملک میں کوئی باقاعدہ نظام تعلیم موجود تھا ہی نہیں۔

انگریزوں نے پہلی دفعہ باقاعدہ نظام تعلیم کا اجراء کیا اور اس نظام نے جسے ہم کلرکوں اور بابوؤں کی تیاری کا نظام کہتے ہیں (اور پتہ نہیں کیوں کہتے ہیں) اس نظام نے ہی قائداعظم۔ گاندھی۔ نہرو۔ سر ظفراللہ خان۔ علامہ اقبال: ڈاکٹر عبدالسلام اور دیگر بہت سی ایسی شخصیات پیدا کیں۔ جنہوں نے تاریخ برصغیر پر انمٹ نقوش چھوڑے۔ آجکل ہمیں اس سطح کی شخصیات کہاں نظر آتی ہیں؟

مغربی دنیا نے دراصل تعلیم کو عام کر کے ہی ترقی کی تھی۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کا پہلا کالج 1249ء میں قائم ہوا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب برصغیر میں غالباً خاندان غلاماں کی حکومت تھی۔ پھر بہت سے خاندانوں کی یکے بعد دیگرے حکومتوں کے بعد 1526ء کے لگ بھگ بابر نے ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی۔ یعنی آکسفورڈ یونیورسٹی کے قیام کے تقریباً تین سو سال کے بعد بابر ہندوستان وارد ہوا۔ مگر ہمارے یہاں کوئی یونیورسٹی قائم نہیں کی گئی۔

چلیں۔ انگریز چلا گیا۔ ہم نے گزشتہ ترپن سال میں اس سازش کے دھبے کس طرح دھوئے؟ کیا ہم تعلیمی میدان میں کسی قابل ذکر مقام پر کھڑے ہیں؟

اگر حقیقت پسندانہ جائزہ لیا جائے تو ہم اس میدان میں بہت کمزور ہیں۔ تعلیمی سیمینارز اور میٹنگز کا انعقاد تو آئے دن ہوتا رہتا ہے اور نئے نئے منصوبے بھی بنتے ہیں مگر عملدرآمد کے وقت نہ جانے کس کی (یا انگریز کی) نظر کھا جاتی ہے؟ گزشتہ دنوں ایک دوست نے لطیفہ سنایا کہ کسی دفتر میں روزانہ میٹنگز ہوتی رہتی تھیں اور کام کچھ نہیں ہوتا تھا۔ ایک روز کسی نے سوال اٹھایا کہ ہم میٹنگز تو بہت کرتے ہیں مگر کام کوئی نہیں ہوتا تو افسر مجاز نے اس کا فوری نوٹس لیتے ہوئے ایک اور میٹنگ بلوالی۔ ہمارے یہاں بھی یہی حال ہے۔

نظام تعلیم میں ایک بنیادی اہمیت کی حامل چیز نصاب ہے۔ ہمیں اسے تبدیل کرتے رہنا چاہئے تاکہ یہ موجودہ وقت سے ہم آہنگ ہو جائے۔ لیکن اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ یہ موجودہ دور سے ہم آہنگ ہوتا ہی نہیں بلکہ آگے پیچھے ہوتا رہتا ہے۔ الف۔ ب پڑھانے کے قاعدہ میں الف۔ انار کی بجائے اچانک ہمارے سر پر تبدیلی کا بھوت سوار ہو جاتا ہے کہ الف۔ انار تو پرانی بات ہو گئی۔ اب اسے تبدیل کرنا چاہئے اور ہم الف۔ الو کا نصاب رائج کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح کبھی انار اور کبھی الو (زیادہ تر الو) سے ہمارے بچوں کا واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ اور ہم بھی خوش رہتے ہیں کہ دیکھو ہم نصاب پر غور کرتے ہیں حالانکہ اصل تبدیلی تو یہ ہے کہ ہم موجودہ ترقیات یا تبدیلیوں کے مطابق نصاب میں تبدیلی کریں وہ ہمارے یہاں رواج نہیں۔ مثلاً فزکس میں 80ء کی دہائی میں Quarks دریافت ہوئے۔ میں نے کئی ایم۔ ایس۔ سی فزکس افراد سے اس بارہ میں روشنی ڈالنے کی درخواست کی تو حیرت یہ ہوئی کہ بعض کو تو اس دریافت کا علم ہی نہیں تھا۔ یہاں تبدیلی کی ضرورت تھی۔ الف۔ انار میں تبدیلی کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔

نصاب میں ہمارے یہاں ایک اور مسئلہ انگریزی اور اردو کا ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ دونوں زبانوں میں نصاب ساتھ ساتھ چلتا رہے۔ مگر ایک مسئلہ ایسے انگلش میڈیم سکولز کا ہے جہاں نصاب تو انگریزی میں ہے مگر پڑھایا اردو میں جاتا ہے۔ جس سے بچے کی نہ انگریزی درست رہتی ہے اور نہ اردو۔ کوشش کرنی چاہئے کہ جس زبان میں نصاب ہو اس زبان کی مہارت بھی بچوں کو دی جائے۔ اور قومی زبان اردو کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا جائے۔ ہمارے یہاں یہ بڑے فخر سے کہا جاتا ہے کہ ہماری اردو ذرا کمزور ہے۔ حالانکہ یہ بات قابل شرم ہے۔ انگریزی زبان کا اچھی طرح جاننا ایک خوبی ہے مگر اردو کا نہ جاننا کوئی خوبی نہیں۔

میرے بچے بھی اردو کی گنتی نہیں جانتے۔ اگر ان سے کہا جائے کہ "پچپن" تو وہ پوچھتے ہیں کہ پچپن کتنے ہوتے ہیں اور جب انہیں بتایا جائے کہ ففٹی فائیو تو وہ سمجھ جاتے ہیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی انگریز آپ کو ملے اور آپ اسے کہیں کہ "ففٹی فائیو" تو وہ دریافت کرے کہ How much is fifty-five تو آپ اسے کہیں "پچپن"۔ تو وہ کہے کہ Now I understand تو آپ اسے کچھ کچھ الف سے الو اور الف سے ہی احمق خیال کریں گے۔ یہی صورت یہاں ہے۔ انگریزی جاننا بہت اچھی بات ہے مگر اردو نہ جاننے کی قیمت دے کر نہیں۔

دراصل ہمارے یہاں تعلیم کی کمزوری میں اساتذہ کا ہاتھ ہے۔ استاد خصوصاً سرکاری سکولوں میں صحیح طرح کام ہی نہیں کرتے ہم سکیم پر سکیم تیار کئے جاتے ہیں مگر جس نظام کی بنیادی اینٹ کو ہم درست جگہ پر رکھتے ہی نہیں وہ ترقی کس طرح کرے۔ گزشتہ دنوں ایک صاحب بتانے لگے کہ حکومت نے سکیم تیار کی ہے کہ تمام اساتذہ B.Ed ہوں۔ استاد خواہ بی ایڈ کی بجائے ایم۔ ایڈ ہو۔ اگر وہ پڑھا ہی نہیں رہا تو کیا فائدہ ہوگا۔ ہمارے یہاں کسی محکمہ پر چیک اینڈ بیلنس کا نظام نہیں۔ استاد غیر حاضر رہتے ہیں۔ سکول آتے ہیں تو کلاس نہیں لیتے۔ کلاس میں بیٹھتے ہیں تو پورا وقت پڑھاتے نہیں۔ چنانچہ تعلیمی حالت گرتی چلی جا رہی ہے۔

آزاد کشمیر میں حالت نسبتاً بہتر ہے۔ مگر بعض جگہ تو یہ حال ہے کہ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب بتانے لگے کہ انہیں لاڑکانہ میں ایک استاد ملے۔ چونکہ میاں صاحب خود ایجوکیشن سے وابستہ رہے ہیں اس لئے فطری دلچسپی کی وجہ سے انہوں نے ان صاحب سے تعلیمی حالت کے بارہ میں دریافت کیا تو وہ صاحب اس بارہ میں کچھ کورے سے نکلے۔ پتہ چلا کہ یہ ماسٹر بھرتی ہوئے ہیں۔ حکومت سے تنخواہ وصول کرتے ہیں اور اس تنخواہ میں سے ایک حصہ اپنے ایک ملازم کو دیتے ہیں جو ان کی جگہ سکول جاتا ہے۔

حکومت کے ذمہ دار اداروں کو اس پر چیک رکھنا چاہئے کہ سکولوں میں کام کیسے ہو رہا ہے۔ حکومت نے ہر سکول کے سامنے ایک بورڈ لگوایا تھا جس پر درج تھا کہ "آیئے دیکھئے ہم تعلیم کی ترقی کے لئے کیسے کوشاں ہیں"۔ لیکن سوائے اس بورڈ کے اس ترقی کے لئے کوئی بھی کوشاں نظر نہیں آتا۔ ان اداروں میں بھی کوئی سنجیدہ فیصلہ نظر نہیں آتا۔ ایک فیصلہ جو اکثر کیا جاتا ہے اور والدین کے لئے پریشانی کا موجب ہوتا ہے یونیفارم کی تبدیلی ہے۔ پتہ نہیں کیوں ہر چند سال کے بعد یونیفارم کا رنگ تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ جیسے اسی رنگ کے بدلنے سے طلباء کی ذہنی صلاحیتیں نکھر آئیں گی اور وہ بہت سنجیدگی سے مطالعہ میں مصروف ہو جائیں گے۔ اول تو یونیفارم تبدیل کرنے کی ضرورت کیا ہے۔ ایک فیصلہ کریں اور اس کو چلاتے رہیں۔ یہ کوئی نصاب تو نہیں کہ اسے up-date کرنا ضروری ہو۔ اور اگر بالفرض کسی وجہ سے تبدیلی ہی مقصود ہو تو نئے داخل ہونے والوں کے لئے نیا یونیفارم رائج کر دیں۔ سال کے درمیان میں اعلان ہوتا ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر تمام طلباء سبز کی بجائے نیلے رنگ کی قمیص پہن کر آئیں۔ بعض والدین جن سے بچوں کی تعلیم کا بوجھ ہی برداشت نہیں ہو پا رہا اور ان کے تین یا چار بچے سکول میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور کم از کم دو قمیصیں فی بچہ تو درکار ہوتی ہیں اکٹھی چھ۔ سات قمیصیں نہیں بنا سکتے اور مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں۔

میرے خیال میں حکومت کو اس مسئلہ پر نہائت سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔ جب تک اساتذہ کو چیک نہیں کریں گے۔ کام میں بہتری کی توقع عبث ہے۔ اور اساتذہ کو سرکاری طور پر اس لئے پوری طرح چیک نہیں کیا جا سکتا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنے ہیں اہل ہوس مدعی بھی منصف بھی
کسے وکیل کریں۔کس سے منصفی چاہیں

یہ کام والدین کی کمیٹیاں بنا کر ان کے سپرد کریں۔ ہر سکول میں والدین پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے جو براہ راست صوبائی وزارت تعلیم سے رابطہ رکھے۔ اور انہیں اطلاع دے کہ سکول میں اساتذہ درست طور پر کام کر رہے ہیں یا نہیں۔ اس طور پر اساتذہ پر چیک زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔

اساتذہ کی کمزوریاں اپنی جگہ۔ لیکن انہیں معاشرہ میں باعزت مقام اور آرام دہ رہائش بھی ملنی چاہئے۔ بہت سے لوگ ٹیوشن کے خلاف لکھتے رہتے ہیں۔ مگر اگر ہم غور کریں تو خالصتاً ٹیوشن بری چیز نہیں۔ غلط یہ ہے کہ استاد سکول میں کچھ نہ پڑھائے اور بعد میں بچوں کو ٹیوشن پڑھائے۔ جو استاد سکول میں پورا وقت دیتا ہے اور طلباء کو اچھی طرح سمجھاتا ہے۔ وہ اگر فارغ وقت میں ٹیوشن پڑھا بھی لے تو کیا حرج ہے؟ آخر ڈاکٹرز بھی تو پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں۔

اساتذہ کی تنخواہیں کم ہیں۔ اور اگر ٹیوشن کے ذریعہ وہ اپنا گھر بار بہتر طور پر چلانے کے لئے زیادہ محنت کر لیتے ہیں تو ہم اس بات پر سیخ پا کیوں ہوتے ہیں؟ پطرس بخاری صاحب نے اس بارہ میں اپنی کتاب میں ایک عمدہ مثال دی ہے کہ ایک استاد ایک ٹوٹے پھوٹے کمرہ میں بیٹھا ہے کہ ایک بہت عمدہ گاڑی اس کے مکان کے باہر کھڑی ہوتی ہے اور ایک شخص نہائت عمدہ لباس پہنے حاضر ہوتا ہے اور استاد سے بڑے ادب سے عرض کرتا ہے کہ اے استاد تو عظیم ہے اور آج تیری وجہ سے ہی میں اس مقام پر پہنچا ہوں۔ میں تیرا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ ایک حقیر سا تحفہ قبول فرما اور ایک اٹھنی پیش کرتا ہے۔

ہم بھی اساتذہ کو اٹھنیاں پیش کرتے ہیں۔ کوئی قابل ذکر مقام نہیں دیتے۔ ملک میں جگہ جگہ چوکوں پر میزائلوں اور لڑاکا جہازوں اور ٹینکوں اور آبدوزوں کے ماڈل تو نصب ہیں مگر کسی جگہ کتاب یا قلم کا ماڈل موجود نہیں۔ اور اگر وہ آسودگی حاصل کرنے کے لئے ٹیوشن پڑھا لے تو ہم کہتے ہیں کہ دیکھو کتنا ظلم ہو رہا ہے۔ حالانکہ بہت سے طلباء کو واقعتاً سکول کے اوقات میں پوری طرح سمجھ نہیں آتی اور ٹیوشن ضروری ہوتی ہے۔ مگر جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ ٹیوشن سکول کے تعلیمی معیار کو گرا کر کاروباری نقطہ نظر سے نہیں ہونی چاہئے۔ بلکہ زائد وقت میں قابل توجہ طلباء کو پڑھا کر حاصل کی جا سکتی ہے۔

پرائیویٹ سکولز بھی بے شمار کھولے جا رہے ہیں۔ اور دراصل اس رجحان کی وجہ سے ہمارے ملک میں تعلیمی ترقی کا کچھ نہ کچھ سلسلہ جاری ہے۔ ورنہ جس رفتار سے ہماری آبادی میں سالانہ اضافہ ہو رہا ہے۔ حکومت اتنے بچوں کے لئے سکولز کھولنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتی۔ اور ان پرائیویٹ سکولز کے کھلنے سے ایک حصہ ان میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ مگر ان پر بھی حکومت کا ایسا چیک ہونا چاہئے کہ یہ لوگوں سے بے جا فوائد حاصل نہ کریں۔ فیس جتنی وصول کر رہے ہیں اتنا معیار تو دیں۔ بعض ان میں ایسے بھی ہیں جو فیس تو خاصی وصول کرتے ہیں مگر معیار میں پست ہیں۔ یہ درست طریق نہیں اونچی دکان۔ پھیکا پکوان والا معاملہ نہیں ہونا چاہئے۔

ایک بات محکمہ تعلیم کے حق میں بھی ہے تعلیمی معیار۔ جس کا ذکر درج بالا مضمون میں کیا گیا ہے۔ وہ واقعی کمزور ہے اور توجہ طلب ہے۔ ایک چیز ہے خواندگی۔ یعنی کوئی شخص پڑھ لکھ سکتا ہے یا بالکل ان پڑھ ہے۔ تو خواندگی کے بارہ میں ہمارے یہاں جو اعداد و شمار شائع ہوتے ہیں۔ مجھے ان سے اختلاف ہے۔ مجھے وطن عزیز کے طول و عرض میں جانے کا موقع ملتا ہے۔ ہم اپنا خواندگی کا معیار 30-25 فیصد بتاتے ہیں۔ یعنی ہر تین یا چار میں سے صرف ایک شخص پڑھا لکھا ہے۔ لیکن جہاں بھی جانے کا موقع ملا ہے یہ تو دیکھا ہے کہ تین یا چار میں سے ایک شخص ان پڑھ ہو مگر یہ نظر نہیں آتا کہ تین یا چار ان پڑھوں میں ایک پڑھا لکھا ہو۔ خواندگی کی کم از کم حد میں ہم نے آج سے پچاس سال قبل کی نسبت بہت ترقی کی ہے۔ اور اگر ہم بلند معیار بھی حاصل کر لیں تو ہمارا ملک خدا تعالیٰ کے فضل سے جلد ہی ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33052 میں ثریا محمود زوجہ محمود احمد ایاز قوم بزدار بلوچ پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ نظام آباد تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2000-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 4 تولہ مالیتی۔/22000 روپے۔ 2۔ پازیب چاندی وزنی 17 تولہ مالیتی۔/1020 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/10000 روپے۔ 4۔ واشنگ مشین مالیتی۔/2200 روپے۔ 5۔ متفرق فرنیچر وغیرہ مالیتی۔/2000 روپے۔ 6۔ روسی ٹی وی بلیک اینڈ وائٹ مالیتی۔/1000 روپے۔ 7۔ سلائی مشین مالیتی۔/600 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/38820 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ثریا محمود نور منزل بلوچ کالونی محلہ نظام آباد تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان گواہ شد نمبر1 عبدالسلام عارف مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 محمود احمد ایاز خاوند موصیہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33053 میں منصورہ متین زوجہ محمد افضل قوم بزدار بلوچ پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بلوچ کالونی تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2000-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی اڑھائی تولہ مالیتی۔/15000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/20000 روپے۔ 3۔ سلائی مشین مالیتی۔/1000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/36000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ منصورہ متین بلوچ کالونی محلہ نظام آباد تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان گواہ شد نمبر1 محمد افضل خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 عبدالسلام عارف مربی سلسلہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33054 میں نصرت بانو زوجہ رانا وسیم احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2000-2-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ بصورت زیورات طلائی 7 تولہ مالیتی۔/42000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت بانو ساکن قلعہ کالروالہ P/O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 عزیز احمد ولد محمد اسماعیل صاحب قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر2 امانت علی ولد محمد عبداللہ صاحب قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر 33055 میں امتہ الودود زوجہ رانا منظور احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2000-8-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 7 تولہ مالیتی۔/41300 اور حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/2000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/43300 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت پسران خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الودود قلعہ کالروالہ P/O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 فاروق احمد رانا مربی سلسلہ وصیت نمبر 28801 گواہ شد نمبر2 رانا شکور احمد قائد مجلس قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ عزیزہ ماریہ ودیعت باری صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب اسلام آباد کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم اسامہ منیر صاحب ابن مکرم منیر احمد شیخ صاحب نیو گارڈن ٹاؤن لاہور بعوض دو لاکھ روپیہ حق مہر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے بیت الذکر اسلام آباد میں 24-11-2000 قبل نماز جمعہ پڑھا۔

عزیزہ ماریہ کے والد ڈاکٹر عبدالباری 8 سال نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ (سیرالیون) وقف کر چکے ہیں۔ عزیزہ ماریہ محترم ڈاکٹر کرنل (ر) محمد عبدالخالق صاحب ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ کی پوتی ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

احباب محتاط رہیں

○ ایک شخص مسمی حافظ محمد مصطفیٰ ولد حافظ محمد یعقوب عمر 54 سال جو تحصیل و ضلع بنگرام کا رہنے والا ہے۔ اس کا قیام پشاور روڈ راولپنڈی میں بھی رہا۔ بعدہ فتح جنگ ضلع اٹک میں رہائش اختیار کی اور وہاں ظاہر کیا کہ اس کا کاروبار پراپرٹی بزنس ہے۔ اس نے مختلف حیلوں بہانوں سے احباب سے رقوم حاصل کیں اور پھر وہاں سے بھی غائب ہو گیا۔

احباب اس شخص سے محتاط رہیں اور اس کے دھوکہ میں نہ آئیں۔ (ناظر امور عامہ ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالقدیر صاحب کارکن دارالضیافت دارالعلوم غربی ربوہ کے والد مکرم فیروز دین صاحب ولد شیر محمد صاحب گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ حال دارالعلوم غربی ربوہ دو سال بیمار رہنے کے بعد مورخہ 8-10-2000 کو بعمر 100 سال وفات پا گئے ہیں۔ مورخہ 9-10-2000 کو بعد نماز ظہر بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد از تدفین قبرستان عام میں مکرم بشیر احمد صاحب قمر ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے دعا کروائی۔

آپ نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی اہلیہ مکرمہ سردار بی بی صاحبہ مئی 1987ء میں وفات پا چکی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب مربی سلسلہ وقف جدید ربوہ لکھتے ہیں۔

میرے بہنوئی مکرم کلیم احمد صاحب کاشمیری مربی سلسلہ سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 5-11-2000 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نذر محمد صاحب آف ندھیری (کوٹلی آزاد کشمیر) کا پوتا اور مکرم چوہدری نذر محمد نذیر صاحب گولیکی دارالشکر ربوہ کا نواسہ اور اسی طرح حضرت مولوی حیات محمد صاحب آف دھیر کے کلاں ضلع گجرات رفیق حضرت مسیح موعود کا پڑنواسہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام "تحسین احمد" عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں بچے کی درازی عمر سعادت مند خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مسعود احمد چانڈیو صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 26-11-2000 کو اللہ تعالیٰ نے بچی سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "ناعمہ مسعود" عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔

نومولودہ مکرم غلام محمد چانڈیو صاحب مرحوم قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز کی پوتی اور مکرم مبشر احمد وسیم صاحب ٹینچ بھاٹا راولپنڈی کی نواسی ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور خادم دین اور والدین کے لئے باعث راحت بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ عزیز مکرم حسام باسط صاحب حال مقیم ٹورنٹو کینیڈا ابن مکرم عبدالشکور باسط صاحب کراچی کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ سیدہ بشریٰ احمد صاحبہ بنت مکرم سید محمد احمد صاحب اسلام آباد بحق مہر تیس ہزار کینیڈین ڈالرز مورخہ 5۔ نومبر 2000ء کو محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے بیت الذکر اسلام آباد میں پڑھا۔

مکرم حافظ عبدالباسط صاحب محترم حافظ محمد امین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کا پوتا اور محترم سید عالم شاہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کا نواسہ ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

کیا مدتربیت میں آپ نے حصہ لیا ہے؟

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: یکم دسمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 22 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 2 دسمبر غروب آفتاب۔ 5-06
اتوار 3 دسمبر طلوع فجر۔ 5-24
اتوار 3 دسمبر۔ طلوع آفتاب 6-50

آئی ایم ایف نے قرضہ منظور کر لیا

وزیر خزانہ شوکت عزیز نے بتایا ہے کہ آئی ایم ایف نے 596 ملین ڈالر کا قرضہ منظور کر لیا ہے جس میں سے 200 ملین ڈالر آج یکم دسمبر کو مل جائیں گے۔ اس طرح سے پاکستان ڈیفالٹ (نادہندہ) ہونے سے بچ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مالیاتی خساروں پر قابو پانا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ حکومت اخراجات میں کمی کرے گی لیکن دفاعی بجٹ کے بارے میں ابھی تک نہیں سوچا۔

انور سیف اللہ 21 سال کے لئے نااہل

صوبہ سرحد سے تعلق رکھنے والے سابق وفاقی وزیر انور سیف اللہ کو 21 سال کے لئے عوامی عہدے کے لئے نااہل قرار دے دیا گیا ہے۔ لاہور کی احتساب عدالت نے ان کو ایک سال قید اور 50 لاکھ روپے جرمانہ کی بھی سزا سنائی ہے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے 145۔ افراد کو او جی ڈی سی میں اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے ملازمت دلوائی تھی۔ بلوچستان کے سابق وزیر فائق جمالی بھی فنڈز میں خورد برد کرنے پر 21 سال کے لئے نااہل ہو گئے۔

پاکستان نے ڈھاکہ سے سفارت کار واپس بلا لیا

پاکستان نے بنگلہ دیش کا مطالبہ منظور کرتے ہوئے ڈھاکہ سے اپنا متنازعہ سفارت کار واپس بلا لیا ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ 27 نومبر کے سیمینار میں ڈپٹی ہائی کمشنر عرفان الراجہ کے بیان سے اختلاف پیدا ہوا۔ وہ ایک ذمہ دار افسر ہیں مگر موجودہ غلط فہمی کی ذمہ داری بھی انہی پر عائد ہوتی ہے۔ وزارت خارجہ نے اپنے اس فیصلے سے اسلام آباد میں بنگلہ دیش کے ہائی کمیشن کو آگاہ کر دیا۔

ہمسایوں کے ساتھ امن سے رہنے کو کمزوری نہ سمجھا جائے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ہم ہمسایوں کے ساتھ امن سے رہنا چاہتے ہیں لیکن ہماری اس خواہش کو کمزوری نہ سمجھا جائے۔ پاکستان کی مسلح افواج کسی بھی جارحیت کا جواب دینے کے لئے پوری طرح تیار ہیں چیف ایگزیکٹو کوئٹہ میں فوجی افسروں سے خطاب کر رہے تھے۔

نواز شریف جیسا حشر ہو گا

جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا ہے کہ اگر جنرل پرویز مشرف نے شریعت نافذ نہ کی تو ان کا حشر بھی نواز شریف جیسا ہو گا۔ حکومت سودی معیشت کے خاتمہ کا اعلان کرے اور خود انحصاری کا راستہ اختیار کیا جائے۔

قرضے کی منظوری کا مثبت اثر نہ ہوا

اگرچہ قرضے مل جانے سے پاکستان کی معیشت چند ماہ کے لئے سنبھل گئی ہے مگر سٹاک مارکیٹوں پر قرضے کی منظوری کا کوئی مثبت اثر نہیں پڑا۔ کراچی کی سٹاک مارکیٹس کے انڈیکس میں کمی ہو جانے سے سات ارب کا نقصان ہوا۔

کئی اشیاء مہنگی ہونے کا امکان

آئی ایم ایف کے مطالبے پر گیس تیل سمیت کئی اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کا امکان ہے۔ آئی ایم ایف کے قرضے کے حصول کے لئے سخت شرائط ہیں ان میں تیل اور گیس کی قیمتوں میں اضافہ بھی شامل ہے۔

اعظم طارق کا وزیر داخلہ سے رابطہ

سپاہ صحابہ کے سربراہ مولانا اعظم طارق نے اپنا نام ای سی ایل میں شامل کئے جانے پر وزیر داخلہ معین الدین حیدر سے بات کی اور اس اقدام کی وجہ دریافت کی۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ وہ اس مسئلے پر غور کر رہے ہیں چند دن میں اعلان کر دیا جائے گا۔

بے نظیر ہی بچا سکتی ہیں

پیپلز پارٹی کے لیڈروں نے اپنی پارٹی کے 33 ویں یوم تاسیس پر تقاریر میں کہا کہ مہنگائی، بیروزگاری اور افراتفری کے مسائل میں بے نظیر ہی ملک کو تمام مصائب سے بچا سکتی ہیں۔ پارٹی ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرے گی۔ ہماری جماعت متحد ہے۔

نادہندگان کی فہرستیں طلب کر لی گئیں

بلدیاتی الیکشن میں حصہ لینے سے روکنے کے لئے نادہندگان کی فہرستیں طلب کر لی گئیں۔ جرائم میں ملوث افراد بھی الیکشن نہیں لڑ سکیں گے۔ نادہندگان میں بجلی گیس ٹیلی فون وغیرہ کے بل نہ ادا کرنے والے بھی شامل ہوں گے۔

پنجاب کی شوگر ملیں بند ہونے کا امکان

شوگر ملز ایسوسی ایشن نے اعلان کیا ہے کہ ایک تو گنا مہنگا ہے اور دوسرے ہم کو مل نہیں رہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

صدارتی تنازعہ وفاقی سپریم کورٹ میں

امریکہ کی وفاقی سپریم کورٹ جمعہ سے ری پبلکن پارٹی کے امیدوار جارج بش کی اپیل کی سماعت شروع کر رہی ہے۔ جس میں ریاست فلوریڈا کی سپریم کورٹ کی طرف سے ہاتھ سے ووٹوں کی گنتی کے نتائج کو حتمی نتائج میں شامل کرنے کی اجازت دینے کے فیصلے کو چیلنج کیا گیا ہے۔ ادھر بش نے وائٹ ہاؤس کی ذمہ داریاں سنبھالنے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ انہوں نے واشنگٹن کے نواحی علاقے میں اپنے دفاتر بھی قائم کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ بش نے کہا ہے کہ ملک کے آئندہ صدر وہی ہوں گے۔

مذاکرات ہی حل ہیں

فرانس نے پاکستان اور بھارت کے درمیان مذاکرات کی بحالی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کا یہی واحد حل ہے فرانس نے واجپائی کی طرف سے جنگ بندی کے اعلان کا بھی خیر مقدم کیا۔

غزہ میں مزید 4 فلسطینی شہید

غزہ پٹی میں اسرائیل اور فلسطینی مجاہدین کے درمیان جھڑپوں میں 4 فلسطینی شہید ہو گئے اسرائیلی حکام نے کہا ہے کہ غزہ پٹی میں فلسطینی مظاہرین نے اسرائیلی فوج پر فائرنگ کی تھی جس کے جواب میں انہوں نے فائرنگ کی۔ فلسطینی حکام نے کہا ہے کہ ان کے علم میں ایسا کوئی واقعہ نہیں ہے۔

امریکہ کا شرمناک کردار

پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے امریکی کانگرس کے رکن میجر آراوون نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر امریکہ نے ہمیشہ شرمناک کردار ادا کیا۔ 53 سال گزرنے کے باوجود قابل ذکر پیش رفت نہ ہونا عالمی طاقتوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ بھارتی فوج کا بے گناہوں پر ظلم و ستم قابل مذمت ہے۔ دو ایٹمی طاقتوں میں کشیدگی خطرناک ہو گی۔ اسامہ کے قتل یا گرفتاری کی خاطر افغانستان پر حملہ کی سختی سے مخالفت کریں گے۔

حسینہ واجد کی پاکستان مخالف حکومت

عالمی نشریاتی اداروں بی بی سی اور وائس آف جرمنی نے اپنے تبصروں میں کہا ہے کہ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم حسینہ واجد کی حکومت پھر پاکستان مخالف جذبات بھڑکا رہی ہے۔ عوامی لیگ جب سے برسراقتدار آئی دونوں ملکوں کے تعلقات میں کافی تناؤ ہے وہ اپوزیشن کو بدنام کرنے کے لئے انہیں پاکستان کا ایجنٹ قرار دے دیتی ہیں۔

فنڈز کی کمی کا عذر

روس نے کہا ہے کہ ہم فنڈز کی کمی کے باعث کیمیائی ہتھیار تباہ نہیں کرسکتے۔ ہمارے پاس اتنی رقم بھی نہیں کہ ہم ہتھیار تلف کرنے کے لئے بنائی جانی والی فیکٹریاں مکمل کر سکیں۔ تمام ہتھیار ضائع کرنے کے لئے 5 بلین ڈالر درکار ہیں۔

انڈونیشین صدر کی مذمت کی عرضداشت

انڈونیشیا کے صدر کی کارکردگی کی مذمت کے لئے 151۔ ارکان کے دستخطوں سے یوان زیریں میں ایک عرضداشت پیش کردی گئی ہے۔ سپیکر کو پیش کی گئی عرضداشت میں صدر کی مذمت کے لئے میمورنڈم جاری کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ صدر کی کارکردگی دوسرے مذمتی میمورنڈم کے بعد بھی بہتر نہ ہوئی ان کو پارلیمنٹ میں مواخذہ کے لئے بلایا جا سکتا ہے۔ اگر ہاؤس کی اکثریت نے تجویز کی حمایت کی تو ایوان کی کنسلٹیو باڈی اس سلسلے میں کارروائی کرے گی۔ صدر کے خلاف قرارداد پیش کرنے والوں میں میگاوتی کی جماعت کے اراکین بھی شامل ہیں۔

اقوام متحدہ عراق مذاکرات جنوری میں

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان اور عراقی سفیر برائے اقوام متحدہ کے درمیان ملاقات میں اس بات پر اتفاق کر لیا گیا ہے کہ ہتھیاروں کے معائنہ کے سوال پر اقوام متحدہ اور عراق کے درمیان مذاکرات جنوری 2001ء میں ہوں گے۔ مذاکرات کی کامیابی کی صورت میں اقوام متحدہ کے اسلحہ انسپکٹر اس امر کی تصدیق کریں گے کہ عراق نے اپنے مہلک ہتھیار ختم کر دیئے ہیں جس کے بعد خلیجی جنگ 1991ء کے بعد لگائی گئی پابندیاں ختم کر دی جائیں گی۔ قبل ازیں انسپکٹروں کی تعیناتی کے مسئلے پر مذاکرات تعطل کا شکار ہو گئے تھے۔

ملائیشیا میں بپھرے ہوئے دیہاتیوں کی کارروائی

ملائیشیا کی جنوبی ریاست جوہور میں آلودگی پھیلانے والی فیکٹری کو بپھرے ہوئے دیہاتیوں نے جلا کر راکھ کر دیا۔ 50 دیہاتیوں نے جو لوہے کی راڈوں اور چھڑیوں سے مسلح تھے ایلومینیم ری سائیکلنگ پلانٹ پر حملہ کر دیا ایک رہائشی نے بتایا کہ پلانٹ کا مالک گزشتہ 10 برسوں سے آلودہ مادوں کے اخراج کا باعث بن رہا تھا جس سے ہمارے بچوں کی صحت پر بہت برا اثر پڑ رہا تھا۔ حکام بھی کوئی ایکشن نہ لے رہے تھے۔

تامل ناڈو میں سمندری طوفان

بھارت کی ریاست تامل ناڈو میں زبردست سمندری طوفان سے 8۔ افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ 48 ماہی گیر لاپتہ ہو گئے۔ کروڑوں روپے کی املاک تباہ کر دی گئیں ریلوے اور سڑکوں کے نظام کو بھی شدید نقصان پہنچا۔

امریکیوں کی نصف تعداد دائمی مریض

ایک سروے میں بتایا گیا ہے کہ امریکیوں کی نصف تعداد کسی نہ کسی دائمی مرض میں مبتلا ہے۔ یہ تعداد ساڑھے بارہ کروڑ ہے۔ محققین نے بتایا ہے کہ تیزی سے بڑھتی ہوئی یہ تعداد 2020ء تک 15 کروڑ 70 لاکھ تک پہنچ جائے گی۔ اس سروے کے مطابق ہر پانچواں امریکی دو یا زائد دائمی بیماریوں میں مبتلا ہے۔

بلال انٹر پرائزز

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل

سبزی منڈی۔ اسلام آباد

آفس 051-440892-441767

رہائش 051-410090

بہنوں کے لئے خوشخبری

نیا سٹاک

ویلوٹ، سندھی بیڈ شیٹ، سندھی رلی و کامدار گلے نیز موسم سرما کی بالکل نئی اور جدید ورائٹی

اکبر احمد 32/4 دار الصدر غربی ربوہ

حلقہ قمر فون 212866

فرسٹ اینڈ لاسٹ ایڈ ٹریننگ

پرانے پیچیدہ ضدی "لاعلاج" امراض نیز روزمرہ عوارض کا ہومیو علاج 6 نئے "خالص سائنسی" طریقے بذریعہ ڈاک یا اپنے شہر میں سیکھیں۔ ڈاکٹرز / گریجوایٹس / میٹریکولیٹس کے لئے ایک / دو / تین روزہ ورکشاپس۔ ہومیو ڈاکٹر پروفیسر سجاد

31/55 علوم شرقی ربوہ 04524-212694

ضرورت سٹاف

ٹیکسٹائل ویونگ فیکٹری میں کام کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔

(1) اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ: تعلیمی قابلیت بی۔ کام اور کام کرنے کا دو سے چار سال کا تجربہ ہونا ضروری ہے۔ (2) سیکیورٹی اہلکار: ریٹائرڈ فوجیوں کو ترجیح دی جائے گی۔

رابطہ شاہ تاج ٹیکسٹائل لمیٹڈ 83 شاہراہ قائداعظم لاہور

فون 04943-540133

042-7541010-5833875

خان ڈیری اینڈ سٹریز

38/1 دار الفضل ربوہ سے خالص دیسی گھی، کریم، دودھ، مکھن، دہی، پنیر، کھویا حاصل کریں

سعید اللہ خان 213207

ناصر پیکجز انٹرنیشنل

کیروگیٹڈ کارٹن بنانے والے

عقب اتفاق فونڈری نزد اتفاق گرڈ اسٹیشن کوٹ لکھپت لاہور۔ فون نمبر 5823545-6

آسامیاں خالی ہیں

خالد ناصر اینڈ بیگز پرائیویٹ لمیٹڈ کو مندرجہ ذیل آسامیاں پر کرنے کے لئے موزوں افراد کی ضرورت ہے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب ضلع کی تصدیق سے مورخہ 200-12-15 تک پہنچا دیں اور انٹرویو کے لئے فرم کے ہیڈ آفس میں مورخہ 2000-12-18 کو دفتری اوقات میں تشریف لائیں

(1) پروڈکشن انچارج (بی فارم) (2) کوالٹی کنٹرول انچارج (بی ایس سی کیمسٹری) (3) سیکیورٹی گارڈ

پروڈکشن انچارج اور کوالٹی کنٹرول انچارج کے لئے صرف وہی احباب درخواستیں دیں جنہوں نے اپنی تعلیم 1997ء سے قبل مکمل کر لی ہو۔ سیکیورٹی گارڈ کے لئے ملٹری سے ریٹائرڈ افراد کو ترجیح دی جائے گی۔

خالد ناصر اینڈ بیگز پرائیویٹ لمیٹڈ

16 میکلوڈ روڈ اسلم آرکیڈ III فلور لکشمی چوک لاہور فون 7325579

CPL No. 61